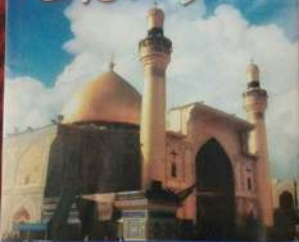


فضائل حضرت علی المرتضیٰ



مجموعہ فضائل حضرت علی المرتضیٰ
 مولانا محمد یونس احمد الہی قادری
 مولانا محمد یونس احمد الہی قادری

مجموعہ فضائل حضرت علی المرتضیٰ ۱
 مولانا محمد یونس احمد الہی قادری

فضائلِ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرتبہ

حضور فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتی اعظم ہند،

حضرت علامہ حافظ پیر مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زیرِ معاونت

حضرت علامہ مفتی ابوکب صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی قادری دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

طلباء بزمِ فیضانِ اویسیہ، سیرانی مسجد بہاولپور

اہتمام: حضرت علامہ کوب اویسی۔ محمد ثاقب اویسی

03009684391-03003471874

بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَأَنْبِيَ بَعْدَهُ

فقیر نے ایک مضمون فضائل علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھا ارادہ تھا کہ اسے کوئی مرد مولیٰ شائع کرے۔

الحمد للہ یہ قرعہ عزیزی الولد مولانا حافظ محمد ریاض احمد اویسی زید مجدد کے نام نکلا۔ خدا تعالیٰ اسے فقیر اور عزیزی الولد کے لئے توشہ راہ آخرت اور عوام اہل اسلام کے لئے مشعل راہ ہدایت بنائے۔ آمین

بجاہ حبیبہ الکریم الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کا بھکاری

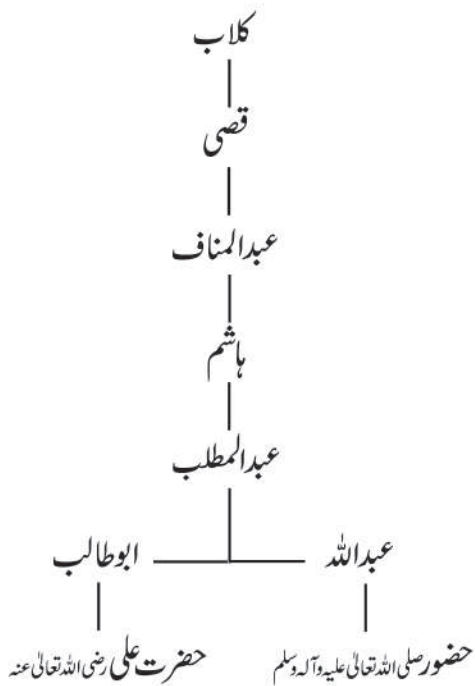
الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

یکم رجب المرجب ۱۴۲۵ھ۔ بہاولپور، پاکستان

گزارش

اگر آپ کو اس رسالے میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کوئی کمی بیشی نظر آئے تو اسے اپنے قلم سے درست کر کے ہمیں بھیجئے تاکہ ہم آئندہ اشاعت میں اس کمی کو پورا کر سکیں۔

﴿شجرہ نسب حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾



نام نامی ﴿آپ کا اسم گرامی علی بھی ہے اور حیدر بھی۔ کڑار آپ کا لقب ہے۔ آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔ حیدر کے معنی ہیں ”شیر“ آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام حیدر رکھا۔ کڑار کے معنی ہیں ”پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا“ ابوطالب نے آپ کا نام ”علی“ رکھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو ”اسد اللہ“ کا خطاب دیا۔

خصوصیت ﴿حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد آپ ہی سے چلی۔ آپ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے والد، ولایت کے مرکز، شریعت کے ناپید اکنار سمندر اور باب العلوم ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

عنه نے غسل دیا اور آپ قاسم ولایت ہیں۔ ہر ولی کو آپ سے فیض ملتا ہے۔

آپ کے فضائل آسمان کے ستاروں کی طرح بيشمار ہیں۔ آپ شجاع اور زکات و ذہانت کی چلتی پھرتی تصویر اور فصاحت و بلاغت کے بے نظیر پیکر تھے۔ آپ پر قرآن کریم کے الہامی اسلوب کا براہِ راست اثر پڑتا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں مفتی اعظم تھے بلکہ توارخ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسائل شریعہ میں ان سے مشورہ کیا کرتے تھے وہ صرف اس عقیدہ پر کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فیصلہ حق کے لئے خصوصی دعا فرمائی تھی جیسا کہ آگے آتا ہے۔

پرورش اور تعلیم و تربیت ﴿سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوش بختی ہے کہ آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔ مروی ہے کہ ایک دفعہ عرب میں قحط پڑا، قریش کو سخت دشواریاں پیش آئیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مع حضرت حمزہ و حضرت عباس ابوطالب کے پاس پہنچے۔ درخواست کی کہ اپنے بچوں کو ہمارے حوالے کر دو، ان کے خور و نوش کا ہم انتظام کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ عقیل کو میرے پاس چھوڑ دو۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ طالب کو، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جعفر کو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کو لے آئے۔ آپ کی عمر اُس وقت چھ سال تھی۔

بچپن میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تربیت میں لے لیا تا کہ ابوطالب سے عیال داری کا بوجھ ہلکا ہو۔

حلیہ مبارک ﴿جسم بھرا ہوا، قد مائل بہ پستی، رنگ گہرا گندمی، سر کے بال بڑھے

ہوئے، داڑھی مبارک طویل، آنکھیں بڑی بڑی، چہرہ حسین بشارت، صراحی دار گردن، شانے شیروں کی طرح چوڑے، بازوؤں پر گوشت، پیٹ ذرا بھاری، پنڈلیاں موٹی اور نیچے پتلی، رفتار تیز، دائیں بائیں نظر اٹھانے سے بے نیاز۔

بیعت خلافت ﴿شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد انتشار کافی ہو چکا تھا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر خلافت کے متعلق عرض کیا۔ آج کوئی شخص سوائے آپ کے موجود نہیں ہے جو اسلام میں سبقت رکھتا ہو اور نہ کوئی ایسا فرد موجود ہے جو آپ سے زیادہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرب رکھتا ہو اس لئے آپ خلافت قبول فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ تم کسی اور کو خلیفہ بنا لو مجھے اس کا وزیر رہنے دو۔ صحابہ کرام نے کہا کہ خدا کی قسم آپ کے سوا ہم کسی دوسرے کی بیعت کرنے کو تیار نہیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مجھے مجبور کر رہے ہو تو بہتر ہے کہ بیعت مسجد میں ہونی چاہیے تاکہ لوگوں پر بیعت مخفی نہ رہے۔ آپ مسجد شریف میں تشریف لے گئے وہاں مہاجرین و انصار نے جمع ہو کر آپ کی بیعت کی۔

اس سے خوارج کا سوال اٹھ گیا جبکہ ان کا خیال ہے کہ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے خواہاں تھے اسی لئے سازش کر کے سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرایا۔ (معاذ اللہ)

یہ ان کا سراسر بہتان ہے۔ احادیث مبارکہ و تواریخ میں اس کا کہیں بھی معمولی اشارہ تک بھی نہیں ملتا۔

ملفوظات ﴿حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگ مجھ سے

اتنا غلو کریں گے کہ آگ میں جھونک دیئے جائیں گے اور کچھ لوگ مجھ سے اتنی نفرت کریں گے کہ انہیں دوزخ میں رہنا پڑے گا۔ دو آدمی میری وجہ سے ہلاک ہوں گے ایک وہ جو محبت میں غلو کرے گا، دوسرا وہ جس کا بغض میرے خلاف بہتان تراشی تک پہنچا دے گا۔

فضائل ﴿حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ "فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ" دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي ۝

جب آیت ”نَدْعُ أَبْنَاءَنَا نَا لَخ“ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی وفاطمہ و حسنین کو بلا کر کہا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔

شانِ نزول ﴿یہ آیت حضرت علی، بی بی فاطمہ اور ان کی کنیز فضلہ کے حق میں نازل

ہوئی۔ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے۔ ان حضرات نے ان کی صحت پر

تین روزوں کی نذر مانی۔ اللہ تعالیٰ نے صحت دی نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں

۱۔ سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ومن سورة آل عمران، رقم

الحديث ۲۹۹۹، الصفحة ۶۷۱، مكتبة المعارف الرياض

صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله تعالى

عنه، رقم الحديث ۶۱۱۳، الصفحة ۱۹۸، دار الفكر بيروت

نے روزے رکھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیانہ ہے) جو لائے۔ حضرت خاتونِ جنت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین، ایک روز یتیم، ایک روز اسیر آیا اور تینوں روز سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔

اس لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دنیا کو سنان سے (یعنی نیزے کی نوک سے یعنی جہاد کر کے) اور عقبیٰ کو سہ (۳) نان سے خرید لیا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ. ۳
تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔
حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اس سے مراد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ۴

۲ تفسیر فتح العزیز، سیپارہ ۲۹، سورۃ الدھر آیت ۸، صفحہ ۴۳۸، مطبع حیدری بمبئی

۳ التحریم: ۴/۶۶

۴ تفسیر الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، سورۃ التحریم آیت ۴، الجزء الرابع عشر، الصفحة ۵۸۸، مرکز ہجر للبحوث والدراسات العربیة والاسلامیة، مطبعة الترمکی فتح الباری لابن حجر، کتاب الادب، باب تہل الرحم ببالہا، الجزء العاشر، الصفحة ۴۲۲، دار المعرفة بیروت

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، باب فی القرآن، سورۃ التحریم، الجزء الثانی، الصفحة ۵۳۹، رقم الحدیث ۴۶۷۵، مؤسسة الرسالة بیروت

درمنثور وکنز العمال میں لکھا ہے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝۵۰

بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت صحابہ کرام میں موجود تھے تھوڑی دیر بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

جَاءَ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ

یعنی ”خیر البریہ“ سے مراد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ۱۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ

بِالْعِبَادِ ۝۵۱

اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

احیاء العلوم میں امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی جب

آپ شب ہجرت بستر پر سوئے ہوئے تھے اور جبرائیل و میکائیل پہرہ دے رہے تھے۔ ۲۔

۵۱ البینۃ: ۹۸/۷

۱۔ تفسیر الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، سورۃ البینۃ، آیت ۷، الجزء الخامس عشر،

الصفحة ۵۷، مرکز ہجر للبحوث والدراسات العربیة والاسلامیة، مطبعة الترقی

۷ البقرة: ۲۰۷/۲

۲۔ احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان الاثار وفضله، الجزء الثالث، ۱

لصفحة ۲۵۸، دار المعرفة بیروت

اور فرمایا

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ٩٥

وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان
کا نیک ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

طبرانی کبیر میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چار درہم تھے۔ آپ نے ایک شب کو اور ایک دن کو، ایک
پوشیدہ اور ایک ظاہری راہ خدا میں خرچ کئے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔ ۱۰
اللہ تعالیٰ نے فرمایا

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ۖ ۱۱

تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرائی جو اللہ
اور قیامت پر ایمان لایا۔

مروی ہے کہ ایک روز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے تھے۔ حضرت طلحہ

۹ بقرہ: ۳۰/۲۷

۱۰ المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۱۱۶۳، الجزء الحادی عشر، الصفحة ۹۷، مكتبة

ابن تیمیة القاهرة

۱۱ التوبة: ۹/۱۹

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں صاحبِ کعبہ ہوں کیونکہ کلید کعبہ میرے پاس ہے۔
حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حجاج کو پانی پلانا میرا کام ہے میں مسجد حرام
میں قیام کر سکتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے لوگوں سے
پہلے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے اور صاحبِ جہاد ہوں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات
نازل کی۔ ۱۲

ازالۃ وہم ﴿یہ تمام مضامین آیات کے شانِ نزول کے ہیں۔ ان سے سیدنا
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت ثابت کرنا جہالت ہے ہاں فضائل ہیں
اور ایسے فضائل اصحابِ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی ہیں۔
﴿فضائل از احادیث مبارکہ﴾

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل مبارکہ پر بیشمار احادیثِ مقدسہ
ہیں بطورِ نمونہ چند روایات ملاحظہ ہوں

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَعَلَى سَيِّدِ الْعَرَبِ - ۱۳

میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور حضرت علی عرب کے سردار ہیں۔

فائدہ ﴿یہ سیادت اضافی ہے یعنی ان کے سردار جو ان سے مرتبہ میں کم ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ

۱۲ تفسیر الدر المنثور، سورۃ التوبۃ، آیت ۱۹، الجزء السابع، الصفحة ۲۷۱، مرکز

ہجر للبحوث والدراسات العربیة والاسلامیة، مطبعة الترقی

۱۳ المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ذکر اسلام

أمیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث ۴۶۲۵، الجزء الثالث، الصفحة ۱۳۳،

دار الکتب العلمیة بیروت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِي صُلْبِهِ وَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَ ذُرِّيَّتِي فِي صُلْبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ-۱۵

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد کو اس کی نسل میں رکھا ہے اور میری اولاد کو علی بن ابی طالب کی نسل میں رکھا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ رَأْسِي مِنْ بَدَنِي-۱۶

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہمیت میرے نزدیک وہی ہے جو کہ میرے سر کی میرے بدن کے لئے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَزُوجَ فَاطِمَةَ مِنْ

۱۴ سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث ۳۷۱۹، الصفحة ۷۴۳، مکتبة المعارف الرياض

۱۵ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، فضائل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث ۳۲۸۹۲، الجزء الحادی عشر، الصفحة ۶۰۰، مؤسسة الرسالة بیروت

۱۶ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، فضائل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث ۳۲۹۱۵، الجزء الحادی عشر، الصفحة ۶۰۳، مؤسسة الرسالة بیروت

عَلِيٍّ - ۷۱

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی علی سے شادی کرواؤں۔

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم انا مدينة العلم وعلي بابها۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور اس کا دروازہ علی ہے۔

فائدہ ﴿﴾ یہ روایت دراصل یوں ہے کہ میں علم کا شہر اور اس کی بنیاد حضرت ابوبکر، اس کی دیوار حضرت عمر، حضرت عثمان چھت اور حضرت علی اس کا دروازہ ہیں۔ ۱۸

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يا بريد ألسنت أولي بالمؤمنين من أنفسهم؟ قلت بلى يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه۔ ۱۹

۷۱ المعجم الكبير للطبراني، ومن مسند عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه، رقم الحديث ۱۰۳۰۵، الجزء العاشر، الصفحة ۱۹۴، مكتبة ابن تيمية القاهرة

كنز العمال في سنن الاقوال والافعال، فضائل على رضى الله تعالى عنه، رقم الحديث ۳۲۸۹۱، الجزء الحادى عشر، الصفحة ۲۰۰، مؤسسة الرسالة بيروت

۱۸ الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة، الباب الاول في بيان كيفية خلافة الصديق رضى الله تعالى عنه الخ، الفصل الخامس في ذكر شبه الشيعة والرافضة و نحوهما الخ، الجزء الاول، الصفحة ۸۷، مؤسسة الرسالة بيروت

۱۹ المستدرک على الصحيحين للحاكم، رقم الحديث ۴۵۷۸، كتاب معرفة الصحابة، ومن مناقب أمير المؤمنين على بن أبى طالب رضى الله عنه، الجزء الثالث، الصفحة ۱۱۹، دار الكتب العلمية بيروت

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ عرض کیا گیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ارشاد ہوا جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

فائدہ ﴿مولیٰ بمعنی محبوب﴾۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أُعْطِينَ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيُّنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَاتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنَّ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ ۲۰

حضرت سہل فرماتے ہیں کہ یومِ خیر کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل ہم ایسے آدمی کے ہاتھ میں جھنڈا دیں گے اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھ پر فتح دے گا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ جب صبح ہوئی ہر ایک نے اپنی امید رکھی۔ صبح کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے؟ عرض کیا کہ آنکھ کے درد سے بیمار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس بھیجو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! میں نے تم کو میرے لیے منتخب کیا ہے۔

۲۰ صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب علی بن ابی طالب القرشی

الہاشمی الخ، رقم الحدیث ۳۷۰۱، الصفحة ۹۱۲، دار ابن کثیر دمشق

وسلم نے اپنا العاب دہن حضرت علی کی آنکھ میں ڈالا ان کو شفا ہوئی گویا کہ درو نہیں تھا۔
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ ۲۱۔

عمر بن حصین فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی مجھ
سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ کل مومن کے ولی ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ
اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ
فَأَكَلَ مَعَهُ ۲۲۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
پرندوں کا گوشت آیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ مجھے ایسا
آدمی دے جو تمام مخلوق سے زیادہ تیرے ساتھ محبت رکھنے والا ہو۔ پس حضرت علی
آئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ کھایا۔

۲۰ صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب علی بن ابی طالب القرشی
الہاشمی الخ، رقم الحدیث ۳۷۰۱، الصفحة ۹۱۲، دار ابن کثیر دمشق

۲۱ سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، باب مناقب
علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث ۳۷۱۲، الصفحة ۸۳۲، مکتبة
المعارف الرياض

۲۲ سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، باب
مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث ۳۷۲۱، الصفحة ۸۳۳، مکتبة
المعارف الرياض

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلَيَّ
بَابُهَا - ۲۳

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ
ہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يَبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ - ۲۴
ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ منافق علی سے محبت نہیں رکھے گا اور مومن بغض نہیں رکھے گا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ
سَبَّنِي - ۲۵

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی
دی۔

۲۳ سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، باب
مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث، ۳۷۲۳، الصفحة ۸۴۴، مكتبة
المعارف الرياض

۲۴ سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، باب
مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث، ۳۷۱۷، الصفحة ۸۴۳، مكتبة
المعارف الرياض

۲۵ المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ذکر اسلام
امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث ۴۶۱۵، الجزء الثالث، الصفحة ۱۳۰،
دار الكتب العلمية بيروت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّظَرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ - ٢٦

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔

عن عائشة رضى الله عنها قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ذكُرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ - ٢٧

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کا ذکر کرنا عبادت ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا بَلَىٰ قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلَىٰ قَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيَّْ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مِنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ قَالَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَىٰ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ - ٢٨

٢٦ المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ذکر اسلام امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث ٣٦٨١، الجزء الثالث، الصفحة ١٥٢، دار الکتب العلمیۃ بیروت

٢٧ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، فضائل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث ٣٢٨٩٢، الجزء الحادی عشر، الصفحة ٦٠١، مؤسسة الرسالة بیروت
٢٨ مشکاة المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، الفصل الثالث، رقم الحدیث ٦٠٩٢، الجزء الثالث، الصفحة ١٤٢٣، المکتب الاسلامی بیروت

حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب غدرِ خم پر اترے تو حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ (اے میرے اصحاب) یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ اہل ایمان کے نزدیک میں ان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں۔ سب نے عرض کی جی ہاں، اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا تم تو جانتے ہی ہو کہ میں ایک ایک مؤمن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ عزیز و محبوب ہوں! صحابہ نے عرض کی جی ہاں۔ تب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ جس کا میں مولا ہوں علی اس کا مولا ہے اور جو مجھ کو حاکم بنائے وہ اس کو حاکم بنائے جو اس کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور فرمایا مبارک ہو اے ابن ابی طالب تم نے اس حالت میں صبح و شام کی کہ کل مومن اور مومنہ کے مولیٰ و محبوب ہو۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَلَيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ۔ ۲۹

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا معراج کی شب وحی کے ذریعہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تین صفات کی خبر دی۔ وہ تمام مومنوں کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہروں والوں کے قائد ہوں گے۔

عن انس رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
هَذَا حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ - ۳۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا یہ مخلوقات پر اللہ تعالیٰ کی دلیل ہیں۔

عن علي علمني رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ألف باب
يفتح كل باب ألف باب - ۳۱

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
مجھے علم کے ہزار باب کی تعلیم دی، ہر باب کے آگے ہزار ہزار باب کھلتے ہیں۔

انتباه ﴿ان روایات میں ضعیف روایات بھی ہیں جو فضائل میں قابل قبول ہیں ان
سے عقائد ثابت نہیں ہو سکتے۔

﴿حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں﴾

مرقاۃ میں حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے سامنے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شکوہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے روضۂ اقدس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تم اس کے مکین کو جانتے ہو اس میں
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہیں، تم جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

۳۰ تاریخ دمشق لابن عساکر، حرف العین، علی بن ابی طالب واسمہ عبدمناف بن
عبدالمطلب الخ، الجزء ۲۴، الصفحة ۳۰۹، دارالفکر بیروت

۳۱ تاریخ دمشق لابن عساکر، حرف العین، علی بن ابی طالب واسمہ عبدمناف بن
عبدالمطلب الخ، الجزء ۲۴، الصفحة ۳۰۹، دارالفکر بیروت

کیا کرو تو خیر سے کرو اگر تم نے اہانت کی تو تم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کی۔ ۳۲

فتح خیبر ﴿مرقات میں ہے کہ پہلے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لشکر میں بھیجا، سخت جنگ ہونے کے باوجود فتح نہ ہوئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں لشکر بھیجا، گھمسان کی لڑائی کے باوجود خیبر فتح نہ ہوا۔ تیسرے دن فتح کی بشارت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسم گرامی پردی۔ ۳۳

اسی مرقات پر آپ کے غلام ابورافع سے روایت ہے کہ آپ کے ایک ہاتھ میں ڈھال اور دوسرے ہاتھ میں تلوار تھی۔ ایک یہودی نے کوئی چیز ہاتھ پر ماری، ڈھال گر گئی، آپ نے پھر در خیبر کو اٹھایا اور اس کو ڈھال بنا لیا، بعد میں ستر صحابہ کرام نے اٹھایا وہ نہ اٹھا سکے۔ ۳۴

دعائے نبوی ﴿حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا

وَلَا أَدْرِى مَا الْقَضَاءُ میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا

۳۲ مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الفصل الثالث، الجزء الحادى عشر، الصفحة ۲۵، دار الکتب العلمیة بیروت

۳۳ مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الفصل الاول، الجزء الحادى عشر، الصفحة ۲۴، دار الکتب العلمیة بیروت

۳۴ مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الفصل الاول، الجزء الحادى عشر، الصفحة ۲۴، دار الکتب العلمیة بیروت

تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا اے اللہ اس کے دل کو ہدایت عطا فرما اور اس کی زبان کو ثابت رکھ۔ مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے خدا کی قسم ہے اس کے بعد کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں جو میرے سامنے پیش ہوا ہو اور میں نے حل نہ کر دیا ہو۔ ۳۵

کتنا عجیب مقام ہے کبھی آپ نے نہیں سنا ہوگا کہ حج پہلے بنا دیا جائے اور قانون بعد میں پڑھایا جائے۔ یہ صرف ہادی دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ ہے جہاں قاضی پہلے بنایا جاتا ہے اور علم بعد میں پڑھایا جاتا ہے کیونکہ یہاں تعلیم کتابوں کی محتاج نہیں

فقط نگاہ سے ہوتا ہے فیصلہ دل کا

﴿وصال حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

ابن ملجم، برک بن عبد اللہ، عمرو بن بکر تمیمی نے ایک جگہ جمع ہو کر مجوزہ طرز پر غور و فکر کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں کو شہید کر دیا جائے، اس طرح عوام کو چھٹکارا مل جائے گا۔ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور برک نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمرو بن بکر نے حضرت عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا ذمہ اٹھایا اور حلفاً ۷ رمضان المبارک کی تاریخ مقرر کی۔ چونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دار الحکومت کوفہ تھا، ابن ملجم وہاں پہنچا۔ ایک

۳۵ سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب ذکر القضاۃ، رقم الحدیث ۲۳۱۰، الجزء الرابع،

روز اس نے بنو تمیم الرباب کے آدمیوں کو دیکھا وہ بیٹھے اپنے مقتولین کا ذکر کر رہے تھے۔ اس میں ایک عورت قظامہ بھی ہے چونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہروان جنگ میں اس کے باپ اور بھائی کو قتل کیا تھا اس لئے عورت کے دل میں بغض تھا۔ یہ عورت حسن و جمال میں یگانہ تھی، ابن ملجم نے نکاح کا پیغام دیا۔ اس نے مہر مقرر کر دیا کہ اس کو پورا کیا جائے۔ مہر یہ ہے: تین ہزار درہم نقد، ایک غلام، سراقہ علی المرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس نے کہا کہ میں بھی اسی لئے کوفہ میں آیا تھا تیری خواہش پوری کروں گا۔ پھر ابن ملجم شیب اور وردان ہر دو آدمی کے پاس گیا۔ ان کو اس معاملہ میں راضی کیا وہ راضی ہو گئے اور قظامہ کے پاس گئے وہ جامع مسجد میں معتکف تھی، اس نے کہا کہ جس روز ان کو شہید کرو میرے پاس آنا۔ چنانچہ تینوں شب جمعہ کو قظامہ کے پاس گئے، ایک ریشم کی پٹی منگائی گئی اور ان تینوں کے سر پر باندھ دی۔ شب جمعہ کو یہ تمام لوگ چھپ گئے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو تینوں نے وار کیا۔ صرف ابن ملجم کا وار پیشانی پر گہرا اثر کر گیا۔ آپ پیچھے ہٹے اور اپنی جگہ پر جعد بن ہبیرہ بن ابی وہب کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قاتل کو پکڑ لو۔ اس کو پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہیں کس بات نے مجھ پر حملہ کرنے کے لئے مجبور کیا، اس نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ یہ کہا کہ میں نے اس تلوار کو چالیس روز تک تیز کیا ہے کیونکہ میں نے عہد کیا تھا کہ اس کے ذریعہ بدترین مخلوق کو قتل کروں گا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس تلوار سے تجھی کو قتل کیا جائے گا، دنیا میں تو ہی بدترین مخلوق ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اگر میں زندہ رہا تو اپنے خون کا سب سے زیادہ دعویدار میں
ہوں گا، قصاص لوں گا یا معاف کر دوں گا۔ اگر زندہ نہ رہا تو اسے اسی تلوار سے قتل کر دیا
جائے۔

چنانچہ آپ کے وصال کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر وار
کیا پھر اس کی لاش لوگ اٹھا کر لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۷
رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو شہادت پائی۔



منقبت

حضور فیضِ ملت، مفسر اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحديث، الحاج الحافظ
پیر مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شاعر: حضرت علامہ مولانا محمد اطہر ہاشمی دامت برکاتہم العالیہ

زمانے بھر میں ہر سو ہے یہ چرچا فیضِ ملت کا

خدا کے فضل سے ایسا ہے رتبہ فیضِ ملت کا

عقیدے کی بحث ہو یا متن ہو ان فتوؤں کا

ہر اک میدان میں چلتا ہے سکھ فیضِ ملت کا

مفسر وہ محدث وہ سراپا فضلِ رحمانی

رواں ہر فن میں ہے دریا فیضِ ملت کا

وہ جن کی منزلت اغیار بھی تسلیم کرتے تھے

کتابوں پر رہا حاوی ہے نکتہ فیضِ ملت کا

وہ باغِ حضرت عباس ؓ کے رونق فزا گل ہیں

جناب ”البحر“ کا صدقہ ہے حصہ فیضِ ملت کا

چمک ان کی کتابوں میں رضا کی پُر ضیاء پائی

پڑھا اطہر نے جب بھی ہے نسخہ فیضِ ملت کا

۱۔ ”البحر“ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا لقب ہے۔

اپنے پیارے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے آپ کے پاس بہترین موقع موجود ہے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا سرمایہ ضائع نہیں ہوتا۔ آج ایک روپیہ دیجئے آخرت میں لاکھوں کا اجر پائیے۔

زکوٰۃ، صدقات اور عطیات کا قابلِ اعتماد مصرف

دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

میں مہمانانِ رسول (ﷺ) کے دست و بازو بنیئے، یہ آپ کی توجہ کے منتظر ہیں۔ اصحابِ صفہ کے پیروکار قوم کے یہ سپوتِ ملتِ اسلامیہ کے پاسبان اور آپ کی امنگوں کے ترجمان ہیں۔

”تو آئیے ان کی کفالت کیجئے“

حضورِ فیضِ ملتِ محدث بہاولپوری علیہ الرحمہ کے لگائے ہوئے گلشن میں زیرِ تعلیم دورۂ حدیث، درسِ نظامی اور حفظ القرآن کے طلباء و طالبات کی تعلیم، رہائش، خوراک، لباس وغیرہ کے واجبی اخراجات جامعہ ہذا برداشت کرتا ہے۔ سالانہ اخراجات 25 لاکھ سے زائد ہیں۔

ایک طالب علم پر ماہانہ 4000 روپے خرچ آتا ہے

خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشارِ مخیر حضرات توجہ فرما کر کم از کم ایک طالب علم کی مکمل اور مستقل کفالت اپنے ذمہ لے لیں۔ آپ کے تعاون سے تعلیم و تربیت حاصل کرنے والا عالم دین ترویج و اشاعتِ دین اور فروغِ علم کی خدمات سرانجام دے کر آپ کے لئے اور آپ کے مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب اور صدقہ جاریہ کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

جامعہ کا اکاؤنٹ بنام مدرسہ دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ

0113-6020-1001-3282 ایم سی بی بینک، عید گاہ براچی، بہاولپور، پاکستان

برائے رابطہ ﴿صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی قادری﴾ 0300-0312-9684391